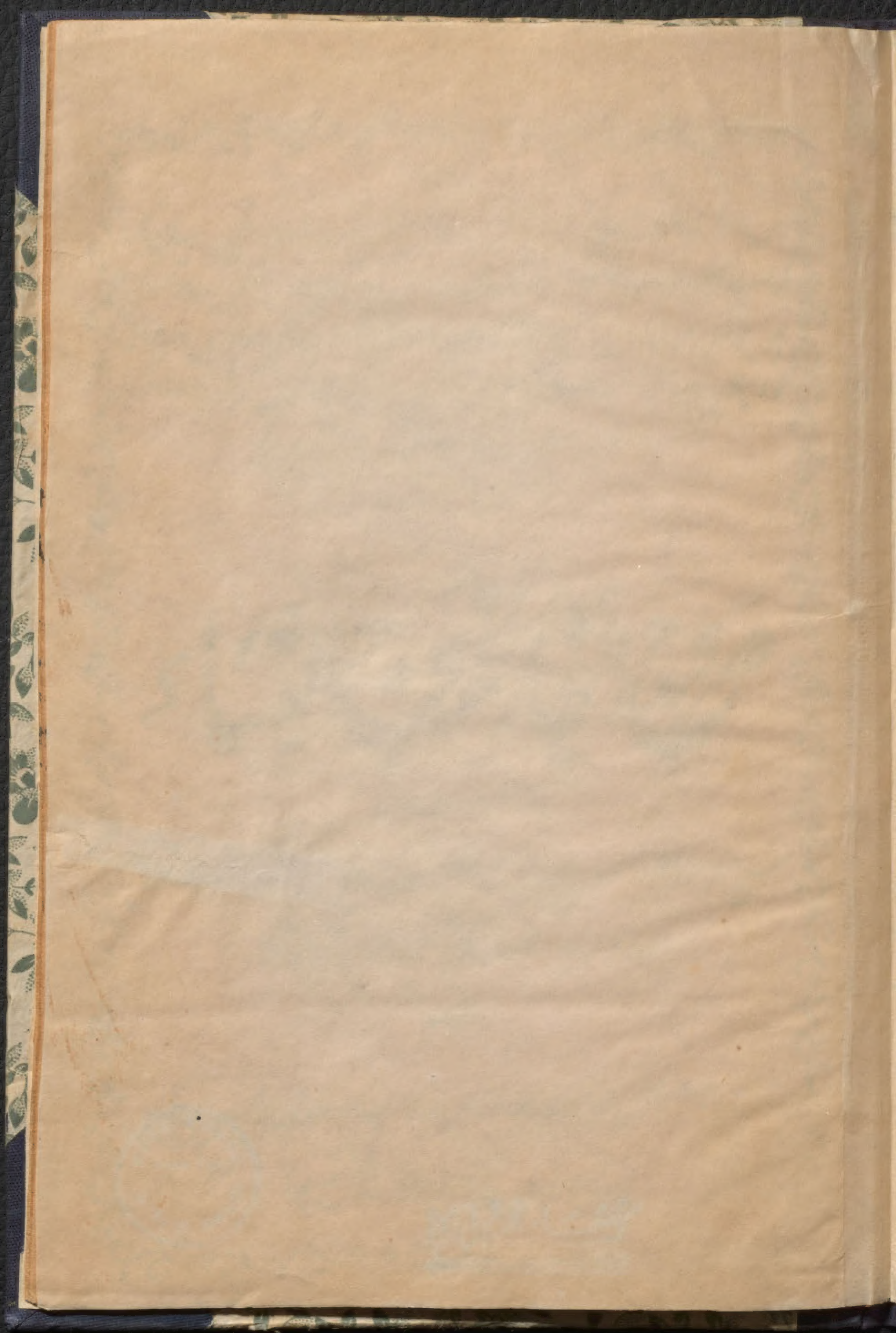




٧٨٦

اس رسالہ ہدایت قبالہ میں بادلۂ کافیہ و دلائل شرعیہ و روایات فقہیہ بیان کیا گیا ہے کہ عورات اپنے محارم یا غیر محارم کے یہاں جا سکتی ہیں یا نہیں اور جا سکتی ہیں تو کس صورت میں۔ آج وہ لوگ جو پردے کی مخالفت کر رہے ہیں اس رسالہ کو دیکھیں اور اپنے خیالات کی اصلاح کریں اور اندازہ کریں کہ شریعت مطہرہ نے بقار ناموس کے لیے پردہ کو کیسا لازم کر دیا ہے

مسمی بہ اسم تاریخی

مروج النجا لخروج النساء

١٣١٦

از افاضات عالیہ

شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بصرف زر جماعت رضائے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب رضوی بریلی

چھپکر جماعت رضائے مصطفےٰ سے شائع ہوا

بار اول ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں

(۱) عورات کو اُس مکان میں جہاں محارم وغیر محارم مرد اور عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۲) جس گھر میں نامحرم مرد وعورات ہیں وہاں عورت کو کسی تقریب شادی یا غمی میں برقع کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں

(۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اس جلسہ عورات میں نہیں ہے اور اُس کا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کی محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں مگر اُس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت کی محرم نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے مگر وہاں ایک عورت اُس عورت کی محرم ہے اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اُس گھر میں عورات اُس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے آتا نہیں ہے تو اُس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اُس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۸) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم ہیں تو جانا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۹) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کا جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۰) جس گھر کے دو مالک ہیں ایک اُس عورت کا خاوند ہے اور دوسرا نامحرم ہے تو اُس گھر میں جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکور الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین وغیر پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم اور غیر محارم ہیں مگر یہ عورت نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کیے اُن عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہو رہی ہے جس میں منہیات شرعیہ ہو رہے ہیں اُس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح سے جانا کہ وہ علٰحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے جہاں مواجہہ تو اُس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آرہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اُسے کچھ حظ بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اُس طرف ہے تو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اُس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اُسکو جانا جائز ہے یا نہیں

(۱۴) شقوق مذکور الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں اُن میں سے کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے یا نہیں۔

(۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس و محافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے

کا کیا حکم ہے اور عورت پر اتباع وعدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے۔

(۱۶) جس مکان میں مجمع عورات محارم وغیر محارم کا ہو اور عورات محارم و نامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم مجتمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اسی مکان میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سنتی ہیں اور ایسے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلاۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا کیا حکم ہے اور نہ بھیجنے سے کیا محظور شرعی لازم ہوتا ہے اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے اور اُس ذاکر یا واعظ کو اپنے محارم یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہیے یا نہیں فقط بینوا توجروا عند اللہ الوہاب۔ مقصود سائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صور جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول وفوائد ملحوظ خاطر عاطر رہیں کہ بعونہ عزمجدہ شقوق مذکورہ وغیر مذکورہ سب کا بیان بہیں اور فہم حکم کے مؤید ومعین ہوں و باللہ التوفیق۔

اول۔ اصل کلی یہ ہے کہ عورت کو اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس اُن کے یہاں عیادت یا تعزیت یا کسی مندوب یا مباح دینی یا دنیوی حاجت یا ضرورت کے لیے جانا مطلقاً جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو مثلاً بے ستری نہو مجمع فساق نہو تقریب ممنوع شرعی نہو ناچ یا گانے کی محفل نہو زنان فواحش وبیباک کی صحبت نہ ہو جو بے شریعت کے شیطانی

گیت نہوں سمدھنوں کی گالیاں سُننا سُنانا نہو نامحرم دولھا کو دیکھنا
دکھانا نہ ہو۔ رتجگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہو۔

دوم۔ اجانب کے یہاں جہاں کے مرد وزن سب اسکے نامحرم ہوں شادی غمی زیارت عیادت اُن کی کسی تقریب میں جانے کی اجازت نہیں اگرچہ شوہر کے اذن سے اگر اذن دیگا خود بھی گنہگار ہوگا سوا چند صور منفصلہ ذیل کے اور اُن میں بھی حتی الوسع تستر و تحرز اور فتنہ سے تحفظ فرض

سوم۔ کسی کے مکان سے مراد اُس کا مکان سکونت ہے نہ مکان مالک مثلاً اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے جانا جائز بھائی کے مکان میں اجنبی عاریۃً ساکن ہے جانا ناجائز۔

چہارم۔ محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ[ا] جزئیت ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام کہ کسی صورت سے حلت نہیں ہوسکتی نہ بہنوئی یا پھوپا یا خالو کہ بہن پھوپی خالہ کے بعد اُن سے نکاح ممکن علاقہ جزئیت رضاع و مصاہرت کو بھی عام مگر زنان جوان خصوصاً حسینوں کو بلاضرورت اُن سے احتراز ہی چاہیے اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کو کوآریوں سے زیادہ کہ ان میں نہ وہ حیا ہوتی ہے نہ اُتنا خوف نہ اُسقدر لحاظ اور نہ ان کا وہ رعب نہ عامہ محافظین کو اس درجہ انکی نگہداشت اور ذوق چشیدہ کی رغبت انجان نادان سے کہیں زائد لیس الخبر کالمعاینۃ تو ان میں موانع ہلکے اور مقتضے بھاری اور صلاح و تقوی پر اعتماد سخت غلط کاری مرد خود اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرسکتا اور کرے تو جھوٹا اذ لاحول ولاقوۃ الا باللہ نہ کہ عورت جو عقل و دین میں اس سے آدھی اور رغبت نفسانی میں سوگنی ہر مرد کے ساتھ ایک شیطان اور ہر عورت کے ساتھ دو ایک آگے ایک پیچھے اقبل شیطان و تدبر

[ا] اراد الکل المتفق علیہ من ائمتنا احترز بہ عن اللعان عند ابی یوسف فانہ عندہ حرمۃ ابدیۃ

شیطان والعیاذ باللہ العزیز الرحمٰن اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ لی وللمؤمنین وللمؤمنات جمیعا آمین۔

پنجم۔ محرم عورتوں سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجئے نکاح حرام ابدی ہو ایک جانب سے جریان کافی نہیں مثلاً ساس بہو تو باہم نامحرم ہی ہیں کہ اُن میں جسے مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ہے سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں کہ اگرچہ بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے مگر ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب وہ اس کے باپ کی کوئی نہیں۔

ششم۔ رہے وہ مواضع جو محارم و اجانب کسی کے مکان نہیں اگر وہاں تنہائی و خلوت ہے تو شوہر یا محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر و محارم کے ساتھ رہنا اور مکان قید و حفاظت ہے کہ ستر و تحفظ پر اطمینان حاصل اور اندیشہائے فتنہ یکسر زائل تو یوں بھی حرج نہیں اس قید کے بعد استثنار یک روزہ راہ کی حاجت نہیں کہ بے معیت شوہر یا مرد محرم عاقل بالغ قابل اعتماد حرام ہے اگرچہ محل خالی کی طرف وجہ یہ کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشۂ فتنہ سے عاری نہیں تو وہی قید اس کے اخراج کو کافی اور اگر مجمع محل جلوت ہے تو بے حاجت شرعی اجازت نہیں خصوصاً جہاں فضولیات و بطالات و خطیات و جہالت کا جلسہ ہو۔ جیسے سیر و تماشے۔ باجے تاشے۔ ندیوں کے پن گھٹ۔ ناؤ چڑھانے کے جھمگٹ بینظیر کے میلے۔ پھول والوں کے جھمیلے۔ توجیندی کی بلائیں۔ مصنوعی کربلائیں علم تعزیوں کے کاوے۔ تخت جدیدوں کے دھاوے حسین آباد کے جلوے عباسی درگاہ کے بلوے۔ ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں نہ کہ

یہ نادرک شنبیاں جنھیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا رویدک انجشۃ رفقا بالقواریر اور محل حاجت میں جس کی صورتیں مذکور ہونگی بشرط تستر و تحفظ و تحرز فتنہ اجازت یک روزہ راہ بلکہ نزد تحقیق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت ۔

ہفتم ۔ یہ اور وہ سب یعنی مکان غیر و غیر مکان میں جانا بشرائط مذکورہ جائز ہونے کی نو۹ صورتیں ہیں ۔ قابلہ ۔ غاسلہ ۔ نازلہ ۔ مریضہ ۔ مضطرہ ۔ حاجہ ۔ مجاہدہ مسافرہ ۔ کاسبہ قابلہ یہ کہ کسی عورت کو درد زہ ہو یہ دائی ہے غاسلہ جب کوئی عورت مرے یہ نہلانے والی ہے ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر دار ہو تو اذن شوہر ضرور جبکہ مہر معجل نہ ہو یا تھا تو پا چکی ۔ نازلہ جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے اور خود عالم کے یہاں جائے بغیر کام نہیں نکل سکتا ۔ مریضہ کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے اسی طرح زچہ و مریضہ کا علاجاً حمام کو جانا جبکہ وہاں کسی طرف سے کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو ۔ مضطرہ کہ مکان میں آگ لگی یا گرا پڑتا ہے یا چور گھس آئے یا درندہ آتا ہے غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی کہ حفظ دین یا ناموس یا جان کے لیے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن واماں میں جائے بغیر چارہ نہیں اور عضو تنق نفس اور مال اس کا شقیق ہے حاجہ ظاہر ہے اور زائرہ اس میں داخل کہ زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تتمۂ حج بلکہ متممۂ حج ہے مجاہدہ جب عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ اسلام کو حاجت اور بحکم امام نفیر عام کی نوبت ہو فرض ہے کہ ہر غلام بے اذن مولیٰ ہر پسر بے اذن والدین ہر پردہ نشین بے اذن شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعت جہاد و سلاح و زاد ہو

مسافرہ جو عورت سفر جائز کو جائے مثلاً والدین مدت سفر پر ہیں یا شوہر نے کہ دور نوکر ہے اپنے پاس بُلایا اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سرا وغیرہ میں اُترنے سے چارہ نہیں **کاسبہ** عورت بے شوہر ہے یا شوہر ہے جو ہر کہ خبر گیری نہیں کرتا نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے نہ اقارب کو توفیق یا استطاعت نہ بیت المال منتظم نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت نہ بحال بے شوہری کسی کو اس سے نکاح کی رغبت تو جائز ہے کہ بشرط تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلہ رزق پیدا کرے جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو حتی الامکان وہاں ایسا کام لے جو اپنے گھر آکر کرلے جیسے سینا پرونا ورنہ اُس گھر میں نوکری کرنے جس میں صرف عورتیں ہوں یا نابالغ بچے ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیزگار ہو اور ساٹھ ستر برس کی پیرزال بدشکل کریہہ المنظر کو خلوت میں بھی مضائقہ نہیں **تنبیہ** ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں شاہدہ۔ طالبہ۔ مطلوبہ۔ **شاہدہ**۔ وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رویت ہلال رمضان و سماع طلاق وعتق وغیرہا میں شہادت ہو اور ثبوت اُس کی گواہی و حاضری دار القضا پر موقوف خواہ بشرط مذکور کسی حق العبد مثل عتق غلام و نکاح و معاملات مالیہ کی گواہی اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول مامول اور دن کے دن گواہی دے کر واپس آسکے **طالبہ** جب اُس کا کسی پر حق آتا ہو اور بے جائے دعویٰ نہیں ہوسکتا **مطلوبہ** جب اس پر کسی نے غلط دعویٰ کیا اور جوابدہی میں جانا ضرور یہ صورتیں بھی علما نے شمار فرمائیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ اُن کی طرف سے وکالت مقبول اور حاکم شرع کا خود آکر نائب بھیجکر اُن سے شہادت لینا معمول

یہ بیان کافی وصافی بحمداللہ تعالیٰ تمام صُوَر کو حاوی و وافی بعونہ تعالیٰ اب جواب جزئیات ملاحظہ ہو۔ **جواب سوال اول** وہ مکان محارم ہے یا مکان غیر یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجت شرعیہ داعی یا نہیں سب صور کا مفصل بیان مع شرائط ومستثنیات گزرا **جواب سوال دوم**۔ اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں تو جواب ناجائز مگر بصور استثنا۔ **جواب سوال سوم**۔ زن محرم کے یہاں اُس کی زیارت عیادت تعزیت کسی شرعی حاجت کے لیے جانا بشرائط مذکورۂ اصل اول جائز مگر کتب متعددہ مثل مجموع النوازل وخلاصہ وفتح القدیر وبحر الرائق واشباہ وغمز العیون وطریقۂ محمدیہ ودر مختار وابوالسعود وشرنبلالیہ وہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمہ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ محارم کے یہاں علامہ احمد طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفیٰ رحمتی وعلامہ محمد شامی نے اسیکا استظہار کیا اور یہی مقتضی ہے حدیث عبداللہ بن عمرو وحدیث خولہ بنت النعمان وحدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فلتنظر نفس ما ذا تری اور اگر شادیاں اُن فواحش ومنکرات پر مشتمل ہوں جن کی طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا تو منع یقینی ہے اور شوہر دار کو تو شوہر بہرحال اس سے روک سکتا ہے جبکہ مہر معجل سے کچھ باقی نہ ہو **جواب سوال چہارم** نہ مگر باستثنائے مذکور **جواب سوال پنجم** وہ مکان اگر اُس زن محرم کا مسکن ہے تو اُسکے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے ورنہ یوں کہ نامحرموں کے یہاں دو بہنیں جائیں کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہو گی اجازت نہیں کہ ممنوع وممنوع ملکر نا ممنوع نہوں گے **جواب سوال ششم** اگر وہ مکان اُن زنان

محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا اور نہ جواب ہفتم کہ آتا ہے۔
جواب سوال ہفتم اللھم انی اعوذبک من الفتن والآفات وعوار العورات
یہ مسئلہ مکان اجانب میں زنان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے
علمائے کرام نے مواضع استثنا ذکر کرکے فرمادیا۔ الا فیما عدا ذلک وان اذن کانا عاصیین
نہ ان کے ماورا میں اور اگر شوہر اذن دے تو وہ بھی گنہگار اس نفی کا عموم سب
کو شامل پھر ان مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا اور دیگر محارم
کے پاس بھی اور اس کی مثال ثانیہ وغیرہا میں خالہ وعمہ وخواہر سے دی نیز
علمانے قابلہ وغاسلہ کا استثنا کیا اور ظاہر ہے کہ وہ نہ جائیں گی مگر عورت کے پاس
اگر زنان اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثنا سے مخصوص نہ ہوتا استثنا م
میں مادر وخالہ وخواہر وعمہ وقابلہ وغاسلہ کے ذکر کے کوئی معنے نہ تھے احادیث
ثلثہ مشار الیہا میں ارشاد ہوا عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں حدیثین اولین
میں اس کی علت فرمائی کہ وہ جب اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں حد
ثالثہ میں فرمایا ان کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل گر نے لوہا تپایا
جب آگ ہو گیا کوٹنا شروع کیا جس چیز پر اس کا پھول پڑا اجلا دی رواکن
جمیعا الطبرانی فی الکبیر عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل ودین سنگدل اور امر
حق سے کم منفعل ہیں ولہذا لم یکمل منہن الا قلیل لوہے سے تشبیہ دی گئیں اور
نار شہوات وخلاعات کہ ان میں رجال سے سو حصہ زائد مشتعل لوہار کی بھٹی اور
ان کا مخلے بالطبع ہو کر اجتماع لوہے اور ہتوڑے کی ضرب اب جو چنگاریاں اڑینگی
دین ناموس حیا غیرت جس پر پڑیں گی صاف پھونک دینگی سلے پارسا ہے ہاں
پارسا ہے وبارک اللہ مگر جان برادر کیا پارسائیں معصوم ہوتی ہیں کیا صحبت بد
میں اثر نہیں جب قیموں سے جدا خود سر وآزاد ایک مکان میں جمع اوقیموں کے

آنے دیکھنے سے بھی اطمینان حاصل فانما خلقت من ضلع اعوج کج سے بنی کج ہی چلیگی آپ نادان ہے آراستہ پیراستہ سمجھکر رنگ بدلے گی جیسے تشقیف نساں کی پروا نہیں یا حالات زماں سے آگاہ نہیں اول ظالم کا تو نام نہ لیجیے اور ثانی صالح سے گزارش کیجیے۔ ع معذور دار مست کہ تو او را ندیدہ۔ مجمع زناں کی شناعات وہ ہیں کہ لا ینبغی ان تذکر فضلا ان تسطر جیسے ان نازک شیشوں کو صدمے سے بچانا ہو تو راہ یہی ہے کہ شیشیاں شیشیاں بھی بے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں ملکر بھی ٹھیس کھا جاتی ہیں حاجات شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثنا فرما دیں غرض احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماع نساء میں خیر و اصلاح نہیں آئندہ اختیار بدست مختار۔ جواب سوال ہشتم و نہم ان دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصل سوم و جوابات سابقہ ظاہر کہ لحاظ استقاط اعتبار ملک و لحاظ سکونت یہ اُن سے جُدا کوئی صورت نہیں جواب سوال دہم۔ ملک کا حال وہی ہے جو اوپر گزرا اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جبکہ ستر حاصل اور تحفظ کامل اور ہر گونہ اندیشۂ فتنہ زائل اور موقع غیر موقع ممنوع و باطل ہو اور شوہر جس مکان میں رہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کی ملک ہو اُس کے پاس رہنے کی بھی بشرائط معلومہ مطلقاً اجازت بلکہ جب نہ مہر معجل کا تقاضا نہ مکان مغصوب وغیرہ ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہو اور شوہر شرائط سکنائے واجبہ مذکورۂ فقہ بجا لایا ہو تو واجب انہیں شرائط سے واضح ہوگا کہ مسکن میں اوروں کی شرکت سکونت کہاں تک تحمل کیجا سکتی ہے اتنا ضروری ہے کہ عورت کو ضرر دینا بنص قطعی قرآن عظیم حرام ہے اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو مرد ہیں سوت کی شرکت بھی ضرر رساں اور جہاں ساس نند دیورانی جیٹھانی سے ایذا ہو تو ان سے بھی جُدا رکھنا حق زناں والتفصیل فی ردالمحتار جواب سوال یازدہم

یہ تقریباً وہی سوال ہر محارم کے یہاں بشرائط جائز۔ جواب سوم بھی ملحوظ رہے ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی اور ستر بھی کیسا کہ مرد بکی ادھر ایسی پیٹھ کہ مونھ نہیں کرسکتے اور اُنھیں حکم کہ بعد سلام جبتک عورتیں نکل جائیں نہ اٹھو مگر علما نے اولا کچھ تخصیص کیں جب زمانہ زیادہ فتن کا آیا مطلقاً ناجائز فرمادیا جواب سوال دوازدہم۔ اگر جانے کہ میں اس حالت میں جانے سے انکار کروں تو اُنھیں منہیات کا چھوڑنا پڑیگا تو جبتک ترک نہ کریں جانا ناجائز اور جانے کہ میں جاؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کرسکیں گے تو جانا واجب جبکہ خود اس جانے میں منکر کا ارتکاب نہ ہو اور اگر نہ یہ نہ وہ تو محل عار وطعن وبدگوئی وبدگمانی سے احتراز لازم خصوصاً مقتدا کو ورنہ بشرائط معلومہ جبکہ حالت حالت مذکورہ سوال ہو کہ اسے نہ حظ نہ توجہ اگرچہ تحریم نہیں مگر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہ شہنا کی آواز سنکر کانوں میں انگلیاں دیں اور یہی فعل حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نقل کیا اُس سے احتراز کی طرف داعی خصوصاً نازک دل عورتوں کے لیے حدیث الخشبہ ابھی گزری اور صلاح پر اعتماد نری غلطی ع بساکیں آفت از آواز خیزد ع حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے۔ جواب سوال سیزدہم۔ جواب پنجم ملاحظہ ہو عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیادت عورت ہے نہ حفاظت کی صورت سونے پر سونا جتنا بڑھانے جایئے محافظ کی ضرورت ہوگی نہ کہ ایک توڑا دوسرے کی نگہداشت کرے جواب سوال چاردہم گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف حق شوہر کے لیے ہے جیسے مہر معجل نہ رکھنے والی کا ہفتے کے اندر والدین یا سال کے اندر دیگر محارم کے یہاں جانا وہاں شب باشی ہوتا یہ اجازت شوہر سے جائز ہو جائیگا۔ والا لا۔ جواب سوال پانزدہم الرجال قوامون علی النساء

مرد کو لازم کہ اپنی اہل کو حتی المقدور مناہی سے روکے یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ عورت بحال نافرمانی دوہری گنہگار ہوگی ایک گناہ شرع دوسرے گناہ نافرمانی شوہر اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے غلط اور باطل مگر جبکہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو مرد ہر مجلس خالی عن المنکرات میں شریک ہوسکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لیے مجالس منکرہ میں بھی جانا ممکن جبکہ مثیر فتنہ نہو۔ والفتنۃ اکبر من القتل مگر تجسس واتباع عورات و دخول دار غیر بے اذن کی اجازت نہیں۔

جواب سوال شانزدہم۔ عورتوں کے لیے محرم عورت کے معنی اصل نخجم میں گزرے اور نہ بھیجنے میں اصلا محذور شرعی نہیں اگرچہ مجلس محارم زن کے یہاں ہو بلکہ اگر وعظ اکثر واعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل و ناعاقل و بیباک و ناقابل ہوتے ہیں مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سرو پا کہانی یا تفسیر مصنوع یا تحدیث موضوع نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ غایت مقصود پسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین مبطلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے اشعار گائیں تو شعرائے بے شعور کے انبیا کی توہین خدا پر اتہام اور لعنت و منقبت کا نام بدنام جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام اور اپنے یہاں انعقاد مجمع آثام آجکل اکثر مواعظ و مجالس عوام کا یہی حال ہے لال فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ و ذکر اقدس جائیں اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کچریاں پکائیں جیساکہ غالب احوال زنان زماں تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر مگر مروجہ غیر ہے ذکر و تذکیر کے وقت لغو و لفظ شرعا ممنوع و غلط اور اگران

سب مفاسد سے خالی ہو اور وہ قلیل و نادر ہے تو محارم کے یہاں بشرائط
معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر
کسی طرح احتمال فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ و ذکر سے پہلے پہنچکر اپنی مجلس جمانا
یا بعد ختم آتسی مجمع زناں کا رنگ جمتا ہو تو بھی نہ بھیجے کہ منکر و نا منکر اور بلحاظ تقریر
جواب سوم و ہفتم یہ شرائط عام ہیں اور اگر فرض کیجیے کہ واعظ و ذاکر عالم سُنّی متدین
ماہر اور عورتیں جاکر حسب آداب شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں
اور حال مجلس و سابق و لاحق و ذہاب و ایاب بلکہ جملہ اوقات میں جمیع منکرات و
شنائع مالوفہ و غیر مالوفہ معروفہ و غیر معروفہ سب سے تحفظ تام و تحرز تمام
پر اطمینان کافی و وافی ہو اور سبحٰن اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان تو محارم
کے یہاں بھیجنے میں اصلاً حرج نہیں ہے را جانب فہذا مما استخیر اللہ تعالیٰ فیہ
وجیز کردری میں فرمایا عورت کا وعظ سننے کو جانا لا باس بہ ہے جس کا حاصل
کراہت تنزیہی امام فخر الاسلام نے فرمایا وعظ کی طرف عورت کا خروج
مطلقاً مکروہ جس کا اطلاق مفید کراہت تحریمی اور انصاف کیجیے تو عورت
کا ستر کامل و حفظ شامل اپنے گھر کے پاس کی مسجد محلہ میں محارم کے ساتھ
تکبیر کے وقت جاکر نماز میں شریک ہونا اور سلام ہوتے ہی دو قدم
رکھکر گھر میں جانا ہرگز فتنہ کی گنجائش تو سیعوں کا ویسا احتمال نہیں رکھتا
جیسا غیر محلہ غیر جگہ بے معیت محرم مکان اجانب و احاطہ مقبوضہ اباعد میں جاکر مجمع
ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلوط بالطبع ہونا پھر اُسے علما نے بلحاظ زمانہ
مطلقاً منع فرما دیا باآنکہ صحیح حدیثوں میں اُس سے ممانعت کی ممانعت موجود
اور حاضری عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید کہ حیض والیاں بھی نکلیں اگر چادر
نہ رکھتی ہوں دوسری اپنی چادروں میں شریک کرلیں مصلے سے الگ بیٹھی خیر

ودعاء مسلمین کی برکت لیں تو یہ صورت اولیٰ بالمنع ہے شرع مطہر فقط فتنہ ہی سے منع نہیں فرماتی بلکہ کلیۃً اُس کا سدباب کرتی اور حیلہ وسیلہ شر کے بکسر برکترتی ہے غیروں کے گھر تو غیروں کے گھر جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر حدیث میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا لاتسکنوہن الغرف عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو یہ وہی طائر نگاہ کے پر کترنے ہیں شرع مطہر نہیں فرماتی کہ تم خاص لیلے وسلمے پر بدگمانی کرو یا خاص زید وعمرو کے مکانوں کو مظنۂ فتنہ کہو یا خاص کسی جماعت زناں کو مجمع نابایستنی بتاؤ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے کہ ان من الحزم سوء الظن ؎

نگہ دار دآں شوخ درکیسہ دُر ٭ کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

صالح وطالح کسی کے موں‍ھ پر نہیں لکھا ہوتا ظاہر ہزار جگہ خصوصاً اس زمن فتن میں باطن کے خلاف ہوتا ہے اور مطابق بھی ہو تو صالحین وصالحات معصوم نہیں اور علم باطن وادراک غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے درگزرے تو آجکل عامۂ ناس خصوصاً نساء میں بڑا ہنر آنٌ ہوی جوڑ لینا طوفان لگا دینا ہے کاجل کی کوٹھری کے پاس ہی کیوں جائیے کہ دھبا کھائیے لاجرم سبیل یہی ہے۔ کہ بالکل دریا ہی جلا دیا جائے ع نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ہم نہیں رکھتے جیسے سودا ہو سامان کا۔ شرع مطہر حکیم ہے اور مؤمنین اور مؤمنات پر رؤف و رحیم اُس کی عادت کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں ما بہ بأس کے اندیشہ سے مالا بأس بہ کو منع فرماتی ہے جب شراب حرام فرمائی اُن صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرمادی جن میں شراب اُٹھایا کرتے تھے زید کے بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا جان برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہیے ما کل مرۃ تسلم الجرۃ ع

ہر بار سبو زچاہ سالم نرسد ٭ اکل وشرب وغیرہا کی صدہا صورتوں میں اطبا کہتے

ہیں یہ مضر ہے اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں طبیعت کی قوت ضد کی مقاومت تقدیر کی مساعدت کہ ضرر نہیں ہوتا اس سے اُس کا بے غائلہ ہونا سمجھا جائے گا خدا پناہ دے بُری گھڑی کہکر نہیں آتی اجنبیوں سے علما کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کے لیے ہے پھر سوا چند توفیق رفیق بندوں کے چچا ماموں خالہ پھپی کے بیٹوں کنبے بھر کے رشتہ داروں کے سامنے ہونے کا کیسا رواج ہے اور اللہ بچاتا ہے فتنہ نہیں ہوتا اس سے بدتر عام خدا نا ترس ہندیوں کے وہ بدلحاظی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلو وشکم وساق کا کھُلا رہنا تو کسی گنتی شمار ہی میں نہیں اور زیادہ بانکپن ہوا تو دوپٹہ شانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی باریک یا گھاس ململ کا جس سے سب بدن چمکے اور اس حالت کے ساتھ اُن رشتہ داروں کے سامنے پھرنا یا اینہمہ وہ رؤف رحیم حفظ فرماتا ہے فتنہ نہیں ہوتا ان اعضا کا ستر کیا لعینہ واجب تھا حاشا بلکہ وہی دواعی وسد باب پھر اگر ہزار بار دواعی نہ ہوئے تو کیا وہ حکم حکمت باطل ہو جائینگے شرع مطہر جب مظنہ پر حکم دائر فرماتی ہے اصل علت پر اصلا مدار نہیں رکھتی وہ چاہے کبھی نہو نفس مظنہ پر حکم چلے گا فقیر کے پاس تو یہ ہے اور جو اس سے بہتر جانتا ہو مجھے مطلع کرے بہر حال اسقدر یقینی کہ بھیجنا محتمل اور نہ بھیجنا بالاجماع جائز و بے خلل لہذا فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ کے نزدیک اسی پر عمل رہا واعظ و ذاکر وہ لشرطیکہ جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار و ہدایت کرے ہر مجلس میں جا سکتا ہے۔ واللہ سبحنہ وتعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بمحمدؐ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

